سوال

نصف شعبان کی فضیلت میں علامہ البانی رحمہ اللہ کی صحیح قرار دی گئی احادیث کو ہم بیان کیوں نہیں کرتے ؟

جواب

الحمد للہ

ہم اپنی ویب سائٹ پر اعتماد کرنے پر آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں، اور اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کو ہمارے متعلق حسن ظن رکھنے کی توفیق دے، اسی طرح یہ بھی دعاء کرتے ہیں کہ وہ اس ویب سائٹ کو فائدہ مند بنائے، اور اس ویب سائٹ کے ذمہ داران کو جزائے خیر عطا فرمائے

یہ کسی پر مخفی نہیں کہ ہم غالبا علامہ البانی رحمہ اللہ کی تصحیح اور تضعیف پر اعتماد کرتے ہیں؛ لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہم کسی حدیث کے متعلق سرچ کرتے ہیں تو علامہ البانی کی بجائے کسی اور عالم دین کا حکم بھی پاتے ہیں اور بعض اوقات اس معین حدیث میں دوسرے عالم دین کا حکم ہمارے نزدیک راجح ہوتا ہے

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ ایسے اصول ہوں جو شیخ رحمہ اللہ کی عدم متابعت کو راجح کرتے ہوں، اور بعض اوقات ہم علامہ البانی رحمہ اللہ کے حدیث کے حکم کی شہرت اور اس کی مخالفت کی کمی دیکھتے ہیں تو ہم اسے بیان کر کے اس پر تعلیق ذکر کرتے ہیں

اور بعض اوقات علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کے مخالفین کی کثرت دیکھتے ہیں تو ہم علامہ البانی رحمہ اللہ کے حکم کو ذکر کرنے کا اہتمام نہیں کرتے، اور نہ ہی اس پر تعلیق لگاتے ہیں؛ اور صرف ان کے مخالف علماء کا کلام بیان کرنے پر اکتفا کرتے ہیں

یہاں اس حدیث کے بارہ میں علامہ البانی رحمہ اللہ کا حکم ذکر نہ کرنے میں بھی یہی چیز کارفرما ہے، اور ہم نے ابن رجب حنبلی رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ اکثر علماء کرام نے نصف شعبان کی فضیلت کی احادیث کو ضعیف قرار دیا ہے

یہاں ایک اہم فائدہ کی طرف متنبہ کرنا چاہتے ہیں کہ : شیخ البانی رحمہ اللہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کو ضعیف قرار دینے کی ہی رائے ہے، اور یہ اس کے موافق ہے جو ہم نے ذکر کیا ہے کہ اس کی سند ضعیف ہے، لیکن ہم نے اسے نقل نہیں کیا کیونکہ شیخ البانی رحمہ اللہ سب طرق کو ملا کر اس حدیث کی تصحیح کے قائل ہیں

رہا ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث کا تو یہ حدیث ابن لھیعۃ زبیر بن سلیم عن ضحاک بن عبد الرحمن عن ابیہ کے طریق سے بیان کرتا ہے وہ کہتے ہیں کہ ابو موسی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ "...."

اسے ابن ماجہ (1390) اور ابن ابی عاصم اللالکائی نے روایت کیا ہے

میں کہتا ہوں :

"اس کی سند ابن لھیعۃ اور عبد الرحمن جو ابن عرزب ضحاک کا والد ہے کی وجہ سے ضعیف ہے، اور یہ مجہول ہے، اسے ابن لھیعۃ کی روایت میں ابن ماجہ نے ساقط کیا ہے

دیکھیں : السلسلۃ الصحیحۃ (218/3).

شیخ البانی رحمہ اللہ نے حدیث کے طرق اور شواہد بیان کر کے السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (1144) میں خلاصہ یہ بیان کیا ہے کہ ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث صحیح ہے

لیکن ہمارے نزدیک شیخ رحمہ اللہ کی بات راجح قرار نہیں پائی، اور ہم ان طرق کو ایک دوسرے کی تقویت کا باعث نہیں سمجھتے، ہم نے اپنے اس جواب کے آخر میں شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی تحریر کی طرف اشارہ کیا ہے جوانہوں نے نصف شعبان کا جشن منانے کے بارہ میں لکھی ہے :

وہ کہتے ہیں :

".جمہور علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ نصف شعبان کی رات جشن منانا بدعت ہے، اور اس کی فضیلت کے متعلق ساری احادیث ضعیف ہیں، اور بعض موضوع ہیں، اس پر متنبہ کرنے والوں میں حافظ ابن رجب بھی شامل ہیں جنہوں نے "لطائف المعارف" میں اس کی طرف متنبہ کیا ہے" انتہی

اس میں ہمیں تو یہی راجح لگا ہے، اور اس طرح کے معاملہ میں کسی حدیث کو صحیح یا ضعیف کہنا ایک اجتہادی مسئلہ ہے، جس پر عالم دین کے ہاں اپنے ہاں راجح پر عمل کرنا ہے اور اس میں طالب علم اہل علم کے اقوال میں سے جو اس کے ہاں راجح ہو اس کی متابعت کرے گا، اور مخالف پر انکار نہیں ہونا چاہیے

واللہ اعلم .